VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2016 ISSN(e): 2309-6519;ISSN(p): 2411-6327
Volume 4, Number 1, January-December, 2016 pp. 01–05

آثارِ صحابہ کی تشریعی حیثیت

THE SAYINGS OF THE COMPANIONS OF MUHAMMAD (PBUH) & ITS STATUS IN ISLAMIC SHARIA

FOUZIA [1] RAHILA [2] FARZANA [3]
[1]Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)
haningul46@gmail.com
[1]Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)
[2]Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)

Abstract: The companions of Muhammad (Peace be upon Him) have a major role in legislation. They are the first listener of the Prophet Muhammad (Peace be upon Him). They know better Islam. And they are the real ambassadors of Islam. The opinion of them will be given weight age in the interpretation of Quran and Hadith. In this paper the scope and the status of the Suhaba' Saying will be discussed in details.

Keywords: Islam, Quran, Suhaba , Muhammad, saying

‘‘اثر’’کی لغوی واصطلاحی تحقیق:

لغت میں اس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے: الاثر:بقیہ الشیء’والجمع اثارواثور[1]

‘‘کسی چیزکے باقی نشان کو کہتے ہیں ’اس کی جمع آثار اوراثورہے۔’’اثرکے اصطلاحی معنی میں محدثین کے مابین اختلاف ہے:بعض کے نزدیٔک اثرکالفظ خَبرؤسنت کے مترادف ہے۔جب کہ بعض محدثین کے نزدیک صحابہ اورتابعین کے اقوال اوُرافعال کواثرکہاجاتاہے۔عمومی طورپرمحدثین مرفوع اورموقوف روایت کوخبرکہتے ہیں’جب کہ خراسان کے فقہاء موقوف روایت کواثرکہتے ہیں[2] ۔اثری ’اثرکی طرف منسوب ہے جس کااطلاق حدیث پرکیاجاتاہے[3]۔

لفظ ‘‘صحابی’’ کی لغوی واصطلاحی تعریف:

لغت میں صحابہ اورصحابہ دونوں مصدرہیں جس کے معنی صحبت کے ہیں[4]۔

صحابی اورصاحب اسی سے مشتق ہیں’اس کی جمع:اَصحاب اورصُحبٌ آتی ہے۔

حافظ ابن حجرعِسقلانی[5] صحَابی کی تعریف کرکے لکھتے ہیں:

واصح ما وقفت علیہ من ذلک:أن الصحابی مَن لقی النبی مومنا بہ ومات علی الاسلام’فیدخل فی من لقیہ مَن طالت مجالستہ اوقصرت[6] -

اصطلاح میں ہراس شخص کے لیے لفظ صحابی کااستعمال ہوتاہے جس نے بحالت اسلام رسول اللہ ﷺسے ملاقات کی ہواوراسلام ہی کی حالت میں اس نے وفات پائی ہو ۔

جس نے نبی اکرم ﷺکی اتباع اور آپ سے اخذ علمِ کی غرض سے طویل صحبت اوراکثرمجالس ثابت ہوں[7] ۔

لیکن یہ تعریف تمام علمائے اصول کے نزدیک متفقہ نہیں ہے’اصولیین کاایک گروہ محدثین کی طرح طویل صحبت کے بجائے مطلق کاقائل ہے اوروہ اکثرمجلس کی شرط بھی عائدنہیں کرتے[8] ۔

محدثین نے صحابی کے لیے مُحض ملاقات کی شرط لگائی ہے۔ملاقات میں بیٹھنا’چلنا’لین دین ومعاملہ کرنا’ایک کادوسرے کے پاس پہنچنا خواہ اس سے بات کی ہویانہ کی ہو’ایک کادوسرے

کودیکھنا خواہ یہ دیکھنا ارادۃً ہویااتفاق سے ہو’سب شامل ہے۔
اُصولیین کی عائدکردہ اتباع اوراخذعلم کی شرط بھی غیرضروری معلوم ہوتی ہے۔صحابی کے لیے ایمان میں نبی اکرم ﷺسے ملاقات کی شرط کافی ہے۔کیوں کہ ایمان کے ساتھ اتباع اوررسول اللہ ﷺکاالتزام ضروری ہے ورنہ ایمان قبول نہیں ہوگا۔ صحابی ہوناایمان لانے کے بعد کی بات ہے۔جس نے شخص حالت ایمان میں نبی اکرم ا سے ملاقات کی تواس میں اتباع رسول ﷺاوراخذ علم کی غرض پائی جائے گی۔لہٰذامحدثین نے صحابی کی جوتعریف کی ہے وہ نالائق ترجیح ہے۔

صحابی کی پہچان:

یعرف کونہ صحابیا بالتواتروبالاستفاضۃ اوبقول بعض الصحابۃ:انہ صحابی بعد ثبوت عدالتہ [9] ۔

‘‘صحبت کی معرفت چاراُمورمیں سے کسی ایک سے ہوجاتی ہے:
[۱]جس شخص کے بارے میں تواترسے معلوم ہوکہ وہ صحابی ہے۔
[۲]اس شخص کا صحابی ہونامشہورہواگرچہ تواترکے حدتک نہ پہنچے۔
[۳]کوئی مشہورصحابی کسی شخص کے صحابی ہونے کی شہادت دے۔
[۴]کوئی امانت ودیانت میں معروف شخص صحابی ہونے کادعویٰ دارہو۔’’

مگراس کایہ دعویٰ تب تسلیم کیاجائے گاجب اُس کے صحابی ہونے کاامکان بھی ہو۔علماء نے یہ زمانہ ۱۱۰ ؁ہجری تک بتلایاہے’اس کے بعدکسی کادعویٰ صحابیت قابل قبول نہیں ہوگا’اس سلسلے میں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں’جس میں مذکورہے کہ کوئی ذی روح ایسانہیں کہ آج سے سوسال گزرجانے کے بعدبھی زندہ ہو:

ارأیتم لیلتکم ھٰذہ’فان رأس مائۃ سنۃ منھا لا یبقّی ممن ھو علی ظھرالأرض أحد[10] (۱۰)۔

قرآن مجید اوراحادیث طیبہ دونوں میں صحابہ کرام کی فضیلت کے بارے میں متعددمقامات پرذکرکیاگیاہے۔جس سے ان کامقام ومرتبہ نکھرکرسامنے آجاتاہے۔

طبقات صحابہ:

طبقات الکبریٰ میں صحابہ کرام کو پانچ طبقات میں تقسیم کیاگیاہے:
[۱]قدیم الاسلام’مہاجربدری صحابہ[11] ۔
[۲]قدیم الاسلام ’انصاربدری صحابہ[12]۔
[۳]قدیم الاسلام’مہاجرین حبشہ’غزوۂ بدرمیں شمولیت سے قاصررہے اورغزوۂ اُحدمیں شریک ہوئے[13] ۔
[۴]وہ صحابہ جو فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے[14] ۔
[۵]وہ صحابہ جو فتح مکہ کے بعدمشرف باسلام ہوئے۔

امام حاکم[15] نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوبارہ طبقات میں تقسیم کیاہے:
[۱]سابقون اوّلون‘جن میں خلفائے اربعہ’سیدہ خدیجہ اورسیدنابلال رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔
[۲]دارالندوۃ والے صحابہ’جب سیدناعمررضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے تورسول اللہ دارالندوۃ تشریف لے گئے جہاں کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیاتھا۔
[۳]مہاجرین حبشہ۔
[۴]عقبۂ اُولیٰ کے قریب اسلام کرنے اوراس پرمرمٹنے کی بیعت کرنے والے۔
[۵]عقبی ثانیہ کے قریب اسلام قبول کرنے والے’جن میں اکثریت انصارکی تھی۔
[۶]مہاجرین’جنہوں نے رسول اللہ ﷺکوقباء میں جالیا۔
[۷]بدری صحابہ۔
[۸]وہ مہاجرین جنہوں نے غزوہ بدراورصلح حدیبیہ کے درمیانی دورمیں ہجرت کی۔

[۹]صلح حدیبیہ اوربیعت رضوان والے ''اصحاب الشجرۃ۔''
[۱۰] صلح حدیبیہ اورفتح مکہ کے درمیانی دورمیں ہجرت کرنے والے۔
[۱۱] فتح مکہ کے روزاسلام قبول کرنے والے۔
[۱۲] وہ چھوٹے بچے جن کی رسول اللہ ﷺسے ملاقات ثابت ہے[16] ۔

کثرت سے احادیث بیان کرنے والے راوی:

[۱]سیدناابوہریرۃ'رضی اللہ عنہ'عبدالرحمٰن بن صخر'دَوسی'یمامی'سن پیدائش:۱۹ قبل ہجری'سن وفات:۵۹ہجری'مرویات:۵۳۷۴۔

[۲]سیدناعبداللہ بن عمربن خَطَّاب رضی اللہ عنہما'سن پیدائش:۱۰ قبل ہجری'وفات:۷۳ہجری'مرویات:۲۶۳۰۔

[۳]سیدناانس بن مالک رضی اللہ عنہ'سن پیدائش:۱۰ قبل ہجری'وفات:۹۳ہجری'مرویات:۲۲۸۶۔

[۴]اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا'سن پیدائش:۹ قبل ہجری'سن وفات:۵۷یا۵۸ سن ہجری'مرویات:۲۲۱۰۔

[۵]سیدناعبداللہ ابن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما'سن پیدائش:۳ قبل ہجری'سن وفات:۶۸ ہجری'مرویات:۱۶۶۰۔

[۶]سیدناجابربن عبداللہ رضی اللہ عنہما'پیدائش:۶ قبل ہجری'وفات:۷۸ ہجری'مرویات:۱۵۴۰۔

[۷]سیدناابوسعیدخدری:سعدبن مالک بن سِنان رضی اللہ عنہ'سن پیدائش:۱۲ قبل ہجری'سن وفات:۷۴ ہجری'مرویات:۱۱۷۰ [17] ۔

تمام صحابہ عادل ہیں:

مہاجرین وانصارصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے قرآن مجیدمیں ہے:

﴿والسبقون الاولون المہٰجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ﴾ [18]

''اورمہاجرین وانصارجنہوں نے سب سے پہلے قبول کرنے میں سبقت کی نیزجوبعدمیں راستبازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے 'اللہ ان سے راضی ہوااوروہ اللہ سے راضی ہوئے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:

اعملواما شئتم فقدغفرت لکم [19]

''جوچاہوکرومیں نے تمہیں بخش دیاہے۔''

صحابہ خیرالقرون ہیں'ارشاد نبوی ہے:

خیرالقرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم [20]

''میری اُمت میں سب سے بہترمیرازمانہ ہے پھران کاجواس کے بعد متصل ہوں گے۔''

علمائے اُمت کااس بات پراتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں ان کے کرداروعدالت پرتنقیدنہیں کی جائے گی[21] ۔دین میں ان کے مقام ومرتبہ کی وجہ سے ان کی ذات جرح وتعدیل کی زدسے باہرہے اورجرح وتعدیل اورتزکیہ میں پڑے بغیرتمام صحابہ کی روایات کوقبول کیاجائے گا۔

آثارِ صحابہ کی اَقسام اوران کی تشریعی حیثیت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال میں ان کی آراء'اجتہادات'فتاویٰ اورفیصلے وغیرہ سب شامل ہیں۔اقوال صحابہ کودرج ذیل سات اقسام میں تقسیم کیاجاتاہے:

[۱]وہ قول جورسول اللہ ﷺکی زندگی میں بیان کیا گیا۔اس قول کی دوصورتیں ہوسکتی ہیں یاتونبی کریم ﷺ نے اسے قبول کیایامستردکردیاہوگا۔اگررسول اللہ ﷺنے صحابی کی اجتہادی رائے قبول نہیں فرمائی توایسی رائے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔لیکن اگرآپ نے اسے قبول فرمایا ہوتوایسی رائے حجت ہوگی اورسنت رسول میں شمارہوگی [22] ۔

[۲]نبی اکرم ﷺکی رحلت کے بعد اگرکسی صحابی نے کسی مسئلہ میں قرآن وسنت سے کوئی شرعی حکم نہ ملنے کی وجہ سے ذاتی اجتہادپرکوئی فتویٰ دیااوروہ فتویٰ سنت رسول کے عین مطابق نکلا توایسا فتویٰ سنت رسول کے حکم میں داخل ہوگااورحجت تسلیم کیا جائے گا۔
[۳]اقوال صحابہ کی ایک وہ ہے جس میں کسی فعل یاترک فعل کے بارے میں خبرہو اوراس کی اضافت رسول اکرم ﷺکے زمانے کی طرف ہو۔ایسے اقوال کے بارے میں علماءکااتفاق ہے کہ یہ شرعی حجت ہیں۔لیکن اگرکسی فعل یاترک فعل کی اضافت نبی اکرم ﷺکے زمانے کی طرف نہیں ہے۔توایساقول واجب الاتباع نہیں۔
[۴]وہ اقوال جوان مسائل سے متعلق ہوں جن کاشرعی حکم معلوم کرنے میں عقل کادخل نہیں ہے۔ان مسائل کے بارے میں صحابہ کرام کے اقوال بھی ان کے اجتہادات اورذاتی آراءپرمبنی نہیں ہیں بلکہ انہوں نے ان کاحکم نبی اکرم سے سناہوگا۔ایساقول شرعی حجت ماناجائے گا۔
[۵]پانچویں قسم وہ ہے جس پرتمام صحابہ کرام کااتفاق پایاجائے۔کسی قول پرتمام صحابہ کااتفاق کرنااجماع کہلاتاہے۔اجماع صحابہ تمام علماءکے نزدیک شرعی حجت ہے۔
[۶]چھٹی قسم وہ ہے جوقرآنی آیت کی تفسیراوران آیات کے اسباب نزول سے متعلق ہے۔سبب نزول سے مرادوہ حالت واقعہ ہے جس میں کوئی آےت نازل ہوئی۔صحابی کے علاوہ کسی اورشخص نے عہدرسالت کونہیں دیکھا۔اس لیے کسی آیت کے سبب نزول سے صحابی کے علاوہ کوئی اورآگاہ نہیں ہوسکتا۔سبب نزول کوبیان کرنے میں صحابی کی ذاتی رائے یااجتہادکاکوی دخل نہیں ہے۔بلکہ نزول آیت کے وقت جوخاص واقعہ پیش آیاصحابہ نے ان کوبیان کردیا۔ایسے تمام تفسیری اقوال جوصحابہ سے منقول ہووہ حجت ہوں گے۔
[۷]اقوال صحابہ میں سے ایک قسم وہ ہے جوکسی صحابی کی ذاتی رائے اوراجتہادپرمبنی ہواوروہ صحابی اپنے اس قول میں اکیلا ہو'اس قول پراجماع صحابہ ثابت نہ ہو۔علماءکے مابین اس امرمیں اختلاف پایاجاتاہے کہ ایساقول شرعی حجت ہے کہ نہیں۔

اقوال صحابہ کی حجیت کو تسلیم کرنے والے علماء:

جن علماءکے نزدیک ایساقول شرعی حجت اوردلیل ہے ان میں مشہورعلما ء:امام ابوحنیفہ'امام مالک'امام احمد'ابن قیم'اسحاق راہویہ ہیں.

1 المحکم والمحیط الاعظم' ابن سیدۃ:علی بن اسماعیل' ۱۰ : ۱۴۳' دارالکتب العلمیۃ'بیروت'۲۰۰۰ء
2 تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی'حافظ سیوطی'۱ : ۲۳'دارالکتاب العربی'بیروت'۱۹۹۹ء
3 فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث للعراقی'صفحہ:۴'سخاوی:محمدبن عبدالرحمٰن'المکتبۃ السلفیۃ'مدینہ منورہ'۱۹۶۸ء
4 المحکم والمحیط الاعظم' ۳ : ۱۶۶
5 احمد بن علی بن محمد 'کِنانی'عسقلانی'ابو الفضل'شہاب الدین'ابن حجر'قاہرہ میں ۷۷۳ھ=۱۳۲۷ءکو پیدا ہوئے۔ شعروادب کے دلدادہ تھے'پھرحدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے حصول میں صعوبتیں برداشت کیں۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔حدیث 'رجال اور تاریخ کے بے نظیر عالم ہیں۔۸۵۲ھ=۱۴۴۹ءکو قاہرہ ہی میں وفات پائی۔[البدر الطالع بمحاسن من بعدالقرن التاسع'محمدبن علی الشوکانی' ۱ :۸۷'مطبعۃ السعادۃ'مصر'۱۳۴۸ھ۔۔الاعلام ۱: ۱۷۸'دارالعلم'للملایین'بیروت'۱۹۷۴ء]
6 الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ'ابن حجرعسقلانی'۱ : ۷'داراحیاء التراث'العربی'بیروت'س۔ن
7 الوجیزفی اُصول الفقہ'سیدعبدالکریم زیدان'ص:۳۲۰'مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ'اُردو

بازار’لاہور’س-ن

8 الاحکام فی أصول الاحکام’سیف الدین علی بن ابی محمد’۲: ۱۳۱’دارالکتب العلمیہ’بیروت’لبنان’۱۹۸۰ء

9 ارشاد طُلّاب الحقائق الیٰ معرفۃ سنن خیرالخلائق’ابوزکریایحییٰ بن شرف نوَوی’ ۲: ۵۹۰’مکتبۃ الایمان’مدینہ منورہ’تحقیق:عبدالباریٔ فتح اللہ السلفی’طبع اوّل:۱۹۸۷ء

10 صحیح بخاری’کتاب مواقیت الصلاۃ’باب ذکرالعشاء والعتمۃ’حدیث:۵۶۴

11 الطبقات الکبریٰ’ابن سعد’۳: ۵۔۵۱۸’دارصادربیروت’س-ن

12 الطبقات الکبریٰ۳: ۳۱۹۔۶۲۷

13 الطبقات الکبریٰ ۴: ۵۔۲۵۱

14 الطبقات الکبریٰ ۴: ۲۵۲۔ ۳۸۵

15 محمد بن عبد اللہ بن حمدوَیہ بن نعیم’ابو عبد اللہ’حاکم نیشاپوری’نیشاپور میں۳۲۱ھ=۹۳۳ءکوپیداہوئے۔حافظ حدیث تھے۔۳۴۱ھ کو عراق گئے اور اسی سال فریضہ حج ادا کیا۔۳۵۹ھ کو نیشاپور کے قاضی مقرر ہوئے اور اسی وجہ سے حاکم لقب پڑ گیا’ان کی اکثر تصانیف حدیث اور علومِ حدیث سے متعلق ہیں۔نیشاپور ہی میں ۴۰۵ھ=۱۰۱۴ءکو وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۵: ۴۷۳۔۔الاعلام ۶: ۲۲۷]

16 معرفت علوم الحدیث’ابوعبداللہ حاکم’ص:۲۲’۲۴’دارالکتب المصریۃ’۱۹۳۷ء

17 تلقیح فہوم اہل الاثرفی عیون التاریخ والسیر’ابن جوزی’ص:۳۶۳’ادارہ احیاء السنۃ’گھرجاکھ’س-ن

18 سورۃ التوبۃ۹: ۱۰۰

19 صحیح بخاری’کتاب الجہادوالسیر’باب الجاسوس’حدیث:۳۰۰۸

20 صحیح بخاری’کتاب المناقب’باب:فضائل اصحاب النبی’حدیث:۳۶۵۰

21 ارشادالفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول’محمدعلی شوکانی’ص:۶۹’۷۰’دارالکتبی’قاہرہ’مصر’۱۹۹۲ء

22 اعلام الموقعین عن رب العالمین’ابن قیم’۲: ۵۸’مکتبہ الکلیات الازہریہ’مصر’۱۹۸۰ء